Postal Reg. No: PB/1023/ 2000

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؐ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 49

شمارہ 49/48

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈیا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

3/10 رمضان 1421 ہجری 30 نبوت / 7 فتح 1379 ہش 30 نومبر / 7 دسمبر 2000ء

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA 171001 (H.P)

جماعت احمدیہ کا اصول

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کماحقہ ادا کر سکیں اسکی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے ...... سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی ...... سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گزاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰)

رمضان کا مہینہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ٥ (البقرہ)

ترجمہ:- اے لوگو جو! ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

ارشاد نبوی ﷺ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ۔ متفق علیہ

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیِ قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔ لیکن امراض اور اغراض اِس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منّا اہل البیت۔ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے۔ اور مَیں جب مشربِ حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ مَیں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا۔ اور اگر اس وقت مَیں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ نشاطِ جوانی تا بہ سی سال۔ چہل آمد فرو ریزد پر و بال .... انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو محبت بھرا اسلام اور رمضان کی مبارکبادی کا تحفہ

قادیان یکم دسمبر ۲۰۰۰ء مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۳۰ نومبر ۲۰۰۰ء کا ریکارڈ شدہ پیغام آج نشر کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو محبت بھرا اسلام پہنچاتے ہوئے رمضان المبارک کے مقدس مہینہ کی مبارک باد دی اس پیغام میں حضور انور نے اپنی پہلے سے بہتر صحت کی اطلاع دیتے ہوئے ان تمام ڈاکٹر صاحبان اور بعض دیگر افراد کا نام بنام شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے حضور کے علاج کی خدمت سر انجام دی۔ قبل ازیں حضور کی صحت سے متعلق ایک پیغام ۲۸ نومبر کو بھی نشر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ حضور پہلے کی نسبت رو بصحت ہیں ابھی علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و متعنا بطول حیاتہ و بارک فی عمرہ و امرہ۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

گزشتہ تین سال سے بفضلہٖ تعالیٰ تمام ہندوستان سے نومبائعین جلسہ سالانہ قادیان میں کثیر تعداد میں شامل ہو رہے ہیں الحمد للہ کہ اس سال یہ تعداد پچیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے لیکن ہر سال ہی بالخصوص دیوبندی ملاں اپنی شیطانی خصلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو سو سو طرح کے جھوٹ بول کر اُنہیں اللہ کے رستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں اس سال ان کی یہ منحوس کوششیں گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ اور کراہتوں سے بھرپور تھیں۔ گزشتہ سالوں کی حد تک تو یہ صرف جھوٹ بولتے تھے مثال کے طور پر جانے والے مہمانوں سے کہا جاتا کہ۔

☆۔ قادیان لے جاکر تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔

☆۔ تمہاری عورتوں کو بے عزت کیا جائے گا۔

☆۔ تمہیں عیسائی بنا دیا جائے گا۔

☆۔ تمہارے گردے نکال لئے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن اس سال ان کی شیطانی حرکتیں اپنے عروج پر تھیں جھوٹ کے ساتھ ساتھ انہوں نے کمینگی کو بھی اپنی کوششوں میں شامل کر لیا مثال کے طور پر ہندو بھائیوں کو ورغلانے کیلئے یہ جھوٹ بولا گیا کہ وہ گاؤں کے مسلمانوں کو قادیان جانے سے روکیں کیونکہ قادیان میں گائے کا گوشت کھلایا جاتا ہے۔

علاوہ اس کے ان لوگوں نے یہاں تک کمینی حرکت کی کہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو سماجی بائیکاٹ اور مارکاٹ کی دھمکیاں بھی دیں بسوں پر حملے کرنے کی کوشش کی بعض جگہوں پر پولیس کی موجودگی میں مہمان بسوں میں بیٹھے پھر قادیان پہنچے بعض جگہوں پر کچھ لوگوں نے اپنی پگڑیاں تک اُتار کر احمدیوں کے سامنے رکھ دیں کہ وہ کسی طرح قادیان نہ جائیں لیکن بفضلہٖ تعالیٰ ان لوگوں نے اللہ کی راہ میں آنے والی کسی طرح کی شیطانی روک کی پرواہ نہیں کی اور پچھلے سال کی نسبت بھاری تعداد میں قادیان تشریف لائے۔ اور جہاں تک جلسہ سالانہ کی ترقیات کا تعلق ہے تو جلسہ کی عظیم الشان ترقیات کی رپورٹ تو احباب جماعت اس شمارہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

امسال تو دیوبندی ملاؤں کی کمینی حرکتیں صرف جلسہ پر آنے تک محدود نہ تھیں بلکہ بعض جگہوں پر جلسہ سے واپس جانے والے مہمانوں کے متعلق غلط افواہیں بھی پھیلائی گئیں مثال کے طور پر یوپی جانے والی ایک بس کے متعلق یہ جھوٹی افواہ پھیلائی گئی کہ اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور خدانخواستہ کچھ مہمانوں کو چوٹیں لگی ہیں اور جانی نقصان بھی ہوا ہے جب اس نامعلوم فیکس کی تحقیق کی گئی تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف مولویوں اور ان کے سکھائے پڑھائے چیلوں کا گھناؤنا جھوٹ نکلا۔ سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ نے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے مولویوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان میں سے فتنے نکلیں گے اور پھر اُن میں ہی لوٹ کر چلے جائیں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے مخالف ابلیس نے اللہ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے نیک بندوں کو اللہ کے راستہ پر چلنے سے ضرور بضرور روکے گا اور ان کو گمراہ کرے گا۔ درحقیقت ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ابلیس ہیں!!!۔

اس گفتگو کو ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل ایمان افروز اقتباس پر ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے۔ اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے اردگرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۶۴)

پھر فرمایا:۔

"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

قارئین کرام جس وقت یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا آپ رمضان کے مبارک مہینہ میں سے گزر رہے ہوں گے اس مبارک مہینہ میں ان دشمنان احمدیت کیلئے خصوصی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے مومنین کی جماعت کو تمام دنیا میں محفوظ رکھے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں درج ذیل دُعا کی تلقین فرماتے ہیں:۔

اللھم مزقھم کل ممزق وسحقھم تسحیقا

اے اللہ ان دشمنان احمدیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے انہیں پیس ڈال اور اللہ تعالیٰ ان سادہ لوح لوگوں کو ان کے شر سے بچا کر قبول حق کی توفیق بخشے اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے یہ رمضان کا مہینہ بہت بہت مبارک کرے اور مقبول دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

تمہیں کس نے یہ تعلیم خطا دی — فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی
وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات — معمہ کھل گیا۔ روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات — خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اِک جہاں کو یہ سنا دی — فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی
مسیح وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی — فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی
خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے — وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے — ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے — حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اَب وقتِ توحیدِ اتم ہے — ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

(درثمین)

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حاضرین جلسہ کے نام محبت بھرا

دعائیہ پیغام

چونکہ امسال سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازی صحت کے باعث ہر سال کی طرح حاضرین جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب نہیں فرما سکے تھے لہٰذا حضور انور کے خطاب سے محرومی کا جو احساس تمام حاضرین جلسہ کو تھا اس کے ازالہ کیلئے ازراہ شفقت ہمارے پیارے امام نے درج ذیل محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا تھا جو ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

"جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے تمام مہمانوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ دور دراز کے علاقہ سے تکلیف برداشت کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں تمام شامل ہونے والوں کو اُن دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔

جب آپ واپس لوٹیں تو اللہ آپ کا محافظ ہو میری دُعائیں آپ کے ہمیشہ شامل حال رہیں گی۔ میری طرف سے سب کو بہت محبت بھرا اسلام"۔

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسے مند دوا۔
لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔
تیار کردہ:
روز فارما
ROSE PHARMA
ہردو چھنی روڈ گورداسپور 143521

خطبہ جمعہ

قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے

Friday the 10th سے ہمارا رمضان شروع ہو رہا ہے اور جمعہ پر ہی ختم ہوگا

یہ محض اتفاق نہیں۔ یقیناً اس میں کوئی الٰہی حکمت پوشیدہ ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۰؍فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ. فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ. وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ. یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ. وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (سورة البقرہ:۱۸۶)

اس کا سادہ عام فہم ترجمہ یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

اسی آیت کریمہ کے متعلق حضرت امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے ارشاد اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کی تفسیر کرتے ہوئے سفیان بن عُیینہ نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے"۔ اس لئے یہ خیال کہ رمضان کے مہینہ میں قرآن شروع ہوا ہے اور پورا گویا قرآن ہی پہلے رمضان میں نازل ہو گیا تھا یہ غلط خیال ہے۔ اصل جیسا کہ امام رازی نے فرمایا ہے یہ تفسیر بہت ہی عمدہ ہے کہ قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے۔ "حسن بن فضل نے بھی یہی معنی لئے ہیں" اس لئے "اس کی مثال یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اُنْزِلَ فِی الصِّدِّیْقِ کَذَا۔ یعنی مراد یہ لیتے ہیں کہ اس کی فضیلت کے بارہ میں اتارا گیا ہے"۔ اُنْزِلَ فِی الصِّدِّیْقِ کَذَا ایک مثال ہے کسی صدیق کی فضیلت بیان کرنے کے لئے کوئی چیز اتاری جائے تو کہا جائے گا اُنْزِلَ فِی الصِّدِّیْقِ کَذَا۔ اس لئے قرآن کریم بھی اس مہینہ کی فضیلت کے بارہ میں اتارا گیا ہے۔

"ابن انباری کہتے ہیں کہ رمضان کے روزے مخلوق پر واجب ہونے کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ جس طرح وہ کہتا ہے اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی الزَّكٰوةِ كَذَا وَ كَذَا اور مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے واجب ہونے کے بارہ میں نازل فرمایا ہے"۔ تو ایک یہ بھی خیال ہے کہ رمضان کو فرض کرنے کے متعلق، اس کے روزے فرض کرنے کی خاطر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ "اگر اُنْزِلَ فِی الْخَمْرِ كَذَا کہا جائے تو اس کی تحریم کے بارہ میں ذکر کرنا مراد ہوتا ہے" (تفسیر کبیر امام رازی)۔ ہمیشہ تعریف ہی نہیں ہوتی بلکہ کسی چیز کی برائی کے متعلق بھی کچھ بیان کیا جائے تو اس کو بھی اُنْزِلَ فِیْهِ کے محاورہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

علامہ زمخشری نے کشاف میں اور علامہ آلوسی نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن رمضان المبارک کی شان بیان کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ ساری آراء اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ پس پہلے اس سے کہ میں اس خطبہ کا آغاز احادیث نبوی سے کروں میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج Friday the 10th ہے اور اس سے ہمارے رمضان کا آغاز ہو رہا ہے اور پاکستان میں بھی فرائیڈے دی ٹینتھ ہی کو رمضان شریف کا آغاز ہو رہا ہے اور ایک عجیب لطف کی بات یہ بھی ہے کہ جمعہ سے شروع ہو رہا ہے اور جمعہ ہی کو رمضان ختم ہو رہا ہے۔ اس میں یقیناً کوئی الٰہی حکمت پوشیدہ ہے۔ ہم دعا گو ہیں اور راضی برضا ہیں اللہ تعالیٰ اگر اس مہینہ کی برکتوں میں سے ہمیں کچھ اور برکتیں بھی دکھانا چاہے ان برکتوں کے علاوہ جو اس مہینہ سے بہر حال وابستہ ہیں تو اس کا فضل اور اس کا احسان ہے مگر بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتفاق نہیں ہے، یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی تقدیر ہے جو ظاہر کی گئی ہے۔

اب اس تمہید کے بعد جس سے متعلق میری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ ہماری نیک توقعات اس رمضان سے ہر لحاظ سے پوری ہوں اور اس میں ہم وہ برکتیں کما جائیں جو اس رمضان نے ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ میں اب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت بیان کرتا ہوں کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے، جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا"۔ (سنن النسائی، کتاب الصیام)۔ اس میں پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں آگے اور وضاحت ہو جائے گی کہ شیطان جکڑ دے جاتے ہیں تو یہ مراد نہیں ہے کہ بدلوگوں کے شیاطین بھی جکڑے جاتے ہیں ان کو تو اور بھی زیادہ گناہ ہوتا ہے رمضان میں بے حیائیاں کرنے کا اس لئے مراد یہی ہے کہ وہ جو خود خدا کی رضا کی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑتے ہیں ان کے شیاطین جکڑے جاتے ہیں اور رمضان کے مہینہ میں شیطانی خیالات سے بھی انسان پاک رہتا ہے۔

دوسری حدیث جو ہے یہ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ "آنحضرت ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالتِ ایمان میں ثواب کی نیت سے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس روز تھا جب اس کی ماں نے اُسے جنم دیا۔ (سنن النسائی کتاب الصوم)۔ اس میں "اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے"۔ یہ بہت ضروری ہے عبادت کے وقت بار بار توجہ اس طرف منعکس ہونی چاہئے کہ عبادت میں جو جو نیکیوں کا حکم ہے یا جن بدیوں سے رکنے کا حکم ہے کیا انسان اس پر عمل کر بھی رہا ہے کہ نہیں۔ اس محاسبہ کے ساتھ ساتھ اگر عبادتیں گزاری جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی بہت سی بدیاں یا بعض صورتوں میں تمام بدیاں اس رمضان میں جھڑ سکتی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور جو اس کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا تو اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں"۔ (مسند احمد بن حنبل) یعنی پہلے گناہ بخشے تو جاتے ہیں مگر اس صورت میں کہ رمضان کے تقاضوں کو پہچانا جائے اور ان کو پورا کیا جائے۔

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے روزہ ہے۔ پس روزہ کا کوئی بدل نہیں یا یہ فرمایا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں"۔(مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)۔ یعنی روزہ میں تمام نیکیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں جو فرضی عبادات ہیں، جو نفلی عبادات ہیں، جن چیزوں کے کھانے کی اجازت ہے ان سے رکنا وغیرہ وغیرہ تو فرمایا روزہ کا کوئی بدل نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہوا ہے"۔ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حلفی ارشاد ہے کہ "مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا"۔ تو اس حدیث سے یہ بات خوب کھل گئی کہ منافقوں کے شیطان نہیں جکڑے جاتے۔ اور کافروں اور مشرکوں کے شیطان کیسے جکڑے جا سکتے ہیں۔ منافق پر یہ مہینہ بہت بھاری گزرتا ہے۔ منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا اس بے چارے کو منافقت کی وجہ سے دکھانے کے لئے روزے رکھنے پڑتے ہیں، بھوکا پیاسا رہتا ہے اور خواہ مخواہ کی مشقت اٹھاتا ہے تو بڑی ہی تکلیف کے ساتھ رمضان کا مہینہ گزرتا ہے۔ پھر فرمایا "منافق (کے گناہوں) کا بوجھ اور بدبختی لکھ لیتا ہے۔ اور مہینے سے پہلے ہی مومن کی نیکیاں اور اس کے نوافل بھی لکھ لیتا ہے"۔ یعنی اللہ کو علم ہے کہ مومن یہ نیکیاں کرے گا۔ "اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کی اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے"۔ یعنی مومن اس مہینہ میں مالی قربانی کے لئے بہت تیاری کرتا ہے اور جیسا کہ بعض احادیث سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو اپنا صدقہ خیرات اتنا بڑھا دیا کرتے تھے جیسے جھکڑ چل رہا ہو اور عام دنوں میں تو ہمیشہ ہی خیرات کیا کرتے تھے مگر رمضان شریف میں وہ خیرات بہت بڑھ جایا کرتی تھی۔ تو فرمایا "اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کی اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔ پس درحقیقت یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے (اس کے مطابق) سازگار ہوتی ہے"۔ (مسند احمد باقی المستکثرین)

ایک اور حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے"۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)۔ پانچ دفعہ روزانہ نماز پڑھنے سے اگر وہ سوچ کر پڑھے تو اپنے نفس کا محاسبہ ہوتا رہتا ہے اس کو ایک طریق سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہے جیسے پانچ دفعہ کوئی اپنے ساتھ بہتے ہوئے دریا میں غوطے مارے اور نہائے تو اس کی کثافت جھڑ جاتی ہے اسی طرح جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے توجہ کے ساتھ، ہر نماز کے درمیان جو کبھی فاسد خیالات یا حرکات سرزد ہو گئی ہوں وہ اگلی نماز میں ٹھیک تو اس طرح ہو جاتی ہیں کہ ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ تو ہر نماز میں پچھلی نماز اور اس نماز کے درمیان کی بدیوں کی طرف انسان کی توجہ پھرتی ہے اور اسے دور کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

اسی طرح ہر جمعہ کو خصوصیت کے ساتھ اس ہفتہ کی غلطیوں کو دور کرنے کی توفیق ملتی ہے اور جو نماز میں توجہ ہوتی ہے جمعہ کو اس سے بھی زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اور پھر ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان جو دونوں رمضانوں کا فرق ہے اس کا موازنہ ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اگلا رمضان شروع ہوتا ہے تو اس وقت انسان اپنے ماضی پر غور کرنا شروع کرتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ میں پچھلی دفعہ رمضان سے جس حالت سے نکلا تھا اس وقت داخل ہوتے وقت ویسی حالت نہیں رہی بلکہ اس میں کمزوری آگئی ہے تو اس لئے مومن کو ہر طرف سے اس کی طوعی نیکیوں نے جکڑا ہوا ہوتا ہے اور نمازوں کے علاوہ جمعہ اور پھر رمضان، گویا اس کا سارا سال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں صرف ہوتا ہے اور اپنی بدیاں دور کرنے کی طرف توجہ رہتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "آنحضرت ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت عروج پر ہوتی تھی جبکہ جبریل آپ سے ملتے تھے۔ اور جبریل آپؐ سے رمضان کی ہر رات ملتے اور حضورؐ سے مل کر قرآن کا دور کیا کرتے تھے"۔ یہاں بھی مراد ہے کہ ہر رمضان میں اس حصہ کا دور کیا جاتا تھا جو اس سے پہلے نازل ہو چکا ہو۔ ورنہ جو قرآن بعد میں نازل ہونا تھا اس کا دور نہیں کیا جاتا تھا۔ تو "ہر رات ملتے اور حضورؐ سے مل کر قرآن کا دور کیا کرتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھلائی کے معاملہ میں تیز آندھی کی رفتار سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے"۔(صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی)

حضرت سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "نماز، روزہ اور ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے"۔(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد)۔ اب یہ جو گنا والی احادیث ہیں ان سب میں یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ سات سو کی کوئی حد نہیں۔ بعض بالیوں میں سات سو دانے بھی لگ جاتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ جس کو چاہے زیادہ بھی بڑھا دیتا ہے تو یہ محض تحریص کی خاطر محاورے استعمال ہوئے ہیں ان کو لفظاً نہیں لینا چاہئے کہ میری یہ نیکیاں سات سو گنا بڑھ جائیں گی بلکہ مراد یہ ہے کہ کثرت سے ان لوگوں کی نیکیاں بڑھتی ہیں جو خلوص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتے اور رمضان کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے"۔(بخاری کتاب الصوم)۔ یہ حدیثیں جن جن کتب سے لی گئی ہیں وہ اکثر صحاح کتب ہی ہیں اور جو غیر صحیح یعنی جو صحت کے معیار پہ پوری نہیں اترتیں ان کو میں نے چھان کے الگ کر دیا تھا اس لئے یہ بخاری یا مسلم وغیرہ وغیرہ سے اکثر حدیثیں لی گئی ہیں۔ چھپتے وقت تو دیکھ لیا جائے گا مجھے بار بار پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔ تو برکت ایک تو اس طرح ہم نے دیکھی ہے کہ بچوں کو صبح سحری کے وقت اٹھایا جائے خواہ روزہ نہ بھی رکھنا ہو تو سحری کھاتے وقت ان کو عادت پڑنی شروع ہو جاتی ہے کہ صبح جلدی اٹھیں اور ان کو سحری میں ایک خاص مزہ ہوتا ہے۔ ناشتے میں وہ مزہ نہیں ملتا جو سحری میں مزہ ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے"۔(سنن ابی دانود کتاب الصوم)۔ مراد یہ ہے کہ اگر اذان ہو رہی ہو تو نماز کی طرف دھیان جاتا ہے مگر کھانا شروع ہو چکا ہو تو پلیٹ یا جس چیز میں بھی وہ کھاتا ہے وہ اس کو ختم کر لے۔ اس سے یہ یاد رکھیں کہ مومن تو ایک انتڑی میں کھاتا ہے سات انتڑیوں میں تو کافر کھاتے ہیں۔ تو اگر کوئی اپنے آپ کو مومن بھی کہے اور اتنا کھائے کہ اذان سننے کے باوجود ساری نماز ہی ہاتھ سے جاتی رہے تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ نیکی یہ ہے کہ تھوڑا ہو شروع ہو چکا ہو تو باقی جلدی جلدی کھا لے اور کوشش یہی ہو کہ ساری کی ساری نماز مل سکے۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے"۔(بخاری کتاب الصوم)۔ اب افطار میں جلدی کا جو مسئلہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بعض فرقوں میں یہ خیال ہے خصوصاً شیعوں میں کہ رمضان کے بعد افطاری میں جتنی دیر کی جائے اتنا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ جس وقت پتہ لگ جائے کہ افطاری ہو گئی ہے، افطاری کا وقت ہو گیا ہے اسی وقت افطاری کر لینی چاہئے۔ مگر جلدی سے یہ مراد نہیں کہ دوڑتے ہوئے جاؤ افطاری کی طرف۔ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ افطاری میں دیر نہ ہو، بس اتنی مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے"۔(بخاری کتاب الصوم)۔ تو بھول کر کھا لے تو کوئی گناہ نہیں ہے لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر بھول کر کھاتے ہوئے دیکھ لے تو پھر گناہ ہو جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ چھپ کر کھا لو تو گناہ نہیں ہوگا اور ایسے لطیفے بعض لوگوں کے مجھے یاد ہیں، کہ ان کے بھائی نے کسی نے دیکھا تو وہ بیٹھ کے چھپ کے کھانا کھا رہی تھیں بھائی نے کہا ہیں! یہ روزہ۔ اس نے کہا او ہو تم نے تو دیکھ کر میرا روزہ توڑ دیا۔ میں تو بھول کے کھا رہی تھی۔ تو بھول کے کھا رہا ہو تو دیکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹا کرتا۔ بھول کے کھانے سے روزہ ٹوٹا ہی نہیں کرتا، یہ اللہ کی طرف سے دعوت بیان کی گئی ہے۔ تو بھول کے آپ میں سے بھی کئیوں نے کھایا ہو گا مجھے بھی یاد ہے کئی دفعہ میں نے بھی بھول کے کھایا ہے لیکن جس وقت یاد آجائے کہ روزہ ہے اسی وقت جو منہ میں ہے وہ تھوک دینا چاہئے۔ اس سے پہلے پہلے جو کھا لیا وہ کھا لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول کریم ﷺ ایک سفر پر تھے۔ آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، کیا ہے؟ انہوں

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

نے کہا یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔(بخاری کتاب لصوم)۔ اب یہ دیکھیں دکھاوا بھی ہے اور کتنا عجیب تماشہ ہے کہ ایک شخص چل رہا ہے روزے میں۔ روزہ رکھ کر سفر کی حالت میں اور لوگ اس پہ چھتریاں لے لے کر پھر رہے ہیں کہ دھوپ نہ پڑے اس کے اوپر یا پلو سے اس پہ سایہ کر رہے ہوں۔ یہ سب یا تو اس شخص کی نااہلی تھی، سمجھ کم تھی یا سنا نہیں ہوا تھا کہ روزہ نہیں رکھا کرتے سفر میں۔ مگر اگر جان بوجھ کر کیا گیا تھا تو یہ محض دکھاوا تھا اور اس نیکی کا کوئی بھی ثواب نہیں۔ آپؐ نے فرمایا"سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ"رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینہ میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارہ میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہُ؟ کیا تو اللہ سے زیادہ قوی ہے یا اللہ تجھ سے زیادہ قوی ہے"۔ تو خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتیں نہ دکھا۔"یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے"۔ اللہ تو رعایت کر رہا ہے اور انسان بدتمیزی سے اس کو چھوڑ دے کہ مجھے نہیں یہ رعایت چاہئے، یہ گناہ ہے۔ اس میں کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ آپ کے بچے بھی اگر آپ کو پیار سے کوئی چیز دیں اور وہ ان کو رد کر دیں تو آپ کو اس وقت برے لگتے ہیں حالانکہ بظاہر آپ کی چیز بچی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس لئے یاد رکھیں کہ اللہ کی رضا میں سب نیکی ہے۔ جب اللہ خوشی سے کوئی اجازت دیتا ہے تو خوشی سے اس اجازت کو قبول کریں۔ اللہ پر نیکی زبردستی نہیں ٹھونسی جاسکتی۔ چنانچہ فرمایا"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر اس چیز کو صدقہ دینے والے کو لوٹا دے"۔ (المصنف للحافظ الکبیر ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی. جلد ۲ صفحہ ۵۶۵ باب الصیام فی السفر)۔ یعنی کسی کو صدقہ دے اور وہ اس کو لوٹا دے جس نے صدقہ دیا ہو یہ جائز نہیں، مناسب نہیں ہے محبت اور شکریہ کے ساتھ لے لینی چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا"جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں"۔ یعنی روزہ رکھنے کے باوجود اگر انسان کا جھوٹ ہی نہیں چھٹتا تو پھر خدا تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے کیا مزا آسکتا ہے، کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ بھوکا پیاسا رہنا تو اس کے اپنے فائدہ میں ہے لیکن وہ تب ہے جب وہ جھوٹ کو ترک کر دے اور اگر جھوٹ کو ترک کر دے تو سب گناہ ترک ہو جاتے ہیں اس لئے خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک گناہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے اندر سارے گناہ شامل ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا"کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں کہ ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے ہی رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے"۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقاق)۔ یعنی روزہ کا روحانی فائدہ نہ پہنچے تو پیاسا رہنے سے خواہ مخواہ انسان تکلیف ہی اٹھاتا ہے اور کوئی ثواب نہیں مل رہا ہوتا۔ اور رات کو بھی اگر جاگتا ہے اور سوچ کر نماز نہیں پڑھتا یا اپنا محاسبہ نہیں کرتا تو محض ایک رت جگا ہے وہ خدا کی خاطر نہیں ہوتا اور نام اس کا خدا کی خاطر ہی رکھا جائے تب بھی درحقیقت وہ نفس کی بڑائی کی خاطر ایک کوشش ہے، ایک وہم ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ لِلّٰہ اگر عبادت کی جائے اور اللہ کو قبول ہو تو وہی عبادت سچی عبادت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ"روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے"۔ (مسند احمد، باقی مسند المستکثرین)۔ روزہ سے انسان ہر قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے۔ ایک ڈھال ہے جس کے نتیجہ میں اس پر شیطان حملے نہیں کر سکتا اس طرح روزہ گویا جہنم سے بچانے والا بن جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے"۔ روزہ رکھنے کے بعد جب منہ بند رہتا ہے تو ایک ہلکی سی بو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کے ویسے ہی زیادہ کھانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے، یہ وہ بدبو مراد نہیں ہے۔ بہت زیادہ کھا لیا جائے، ٹھونس لیا جائے اور پھر روزہ رکھا جائے تو اس معدہ کی خرابی کی بو ایک الگ بات ہے مگر تھوڑا مناسب کھایا جائے تو پھر بھی منہ سے کچھ نہ کچھ بو آتی ہے۔

کستوری کا جو ذکر فرمایا ہے تو سب دنیا میں کستوری کی خوشبو پسندیدہ سمجھی جاتی ہے تو یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو خوشبو کستوری کی آتی ہے اور وہ اچھی لگتی ہے۔ ہم لوگوں کی مثال ہے ہمیں کستوری چونکہ اچھی لگتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھانے کی خاطر یہ لفظ استعمال فرمائے ہیں کہ روزہ دار کے منہ سے جو ہلکی سی بو منہ بند رکھنے کی وجہ سے آتی ہے وہ گویا کستوری سے بھی بہتر خوشبو ہے۔ پھر فرمایا"روزہ دار کے لئے دو خوشیاں (مقدر) ہیں جن سے وہ فرحت محسوس کرتا ہے اول جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا"۔ (صحیح البخاری، کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)۔ اور یہ ملنا جو ہے یہ آخرت کا ملنا صرف مراد نہیں، اس دنیا میں ہی روزہ دار جب اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ کے نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو اپنے رب کے قریب ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے تو اس کو اس کی غیر معمولی جزا مل جاتی ہے۔

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا"سردیوں میں روزے رکھنا غنیمت باردہ ہے"۔ (ترمذی کتاب الصوم) یعنی آج کل جو روزے آرہے ہیں یہ تو ابھی شروع ہوئے اور ابھی ختم ہو گئے تو یہ ٹھنڈ کے روزے ہیں مگر ثواب میں کم نہیں ہیں۔ ایسی نعمت ہے جو ٹھنڈ پہنچاتی ہے اور اللہ کو یہ چھوٹے روزے بھی اچھے لگتے ہیں۔ تو جو خدا کی خاطر روزے رکھے جائیں وہ تھوڑے بھی ہوں، چھوٹے بھی ہوں تو دراصل وہ روزے ہی ہوتے ہیں اور دراصل روزہ خواہ کتنا بھی چھوٹا ہو یہ روزہ دار کا جو احساس ہے ناپابندی کا یہ پھر بھی رہتا ہے۔ کوئی روزہ رکھنے والا اس احساس پابندی سے خالی نہیں ہوتا۔ تو اللہ کی خاطر خواہ تھوڑی پابندی اٹھائی جائے خواہ زیادہ ہو موسم پر تو انسان کو اختیار نہیں ہوتا تو تھوڑی پابندی بھی ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک نعمت اور غنیمت ہے جو دل کو سکون پہنچانے والی ہے اور ٹھنڈ پہنچانے والی ہے۔

اب میں چند اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

پھر فرمایا"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۳)

اب ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کئے۔ ان سوالات کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دے رہے ہیں اور سوال کرنے والے نے بھی بال کی کھال ادھیڑی ہوئی ہے۔ ایک شخص کا سوال تھا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔ اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالتِ روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔ سوال ہوا کہ"روزہ دار آنکھوں میں سُرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا: مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت

ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے"۔ (بدر جلد چھ نمبر چھ،صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۲۴؍ فروری ۱۹۰۷ء)

تو بعض سرمہ کے شوقین ایسے بھی ہوتے ہیں آج کل تو میں نے نہیں دیکھے لیکن کبھی کبھی کوئی پرانے زمانہ کا آدمی مل جاتا ہے جو سرمہ لگاتا ہے مگر مرد نہ بھی ہو تو عورتیں تو سرمہ لگا ہی لیتی ہیں۔ تو دن کو ضرورت کیا ہے رات کو لگا لیا کریں اگر لگانا ضروری ہو۔

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو چکی تھی اب میں کیا کروں؟ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا"۔ (بدر۔ جلد ۶ نمبر ۷۔ بتاریخ ۱۴؍ فروری ۱۹۰۷ء)۔ مگر غلطی سے اگر ہوا ہو تو پھر تو جائز ہے مگر جان بوجھ کے یہ نہیں ہو سکتا۔

ڈلہوزی میں مجھے یاد ہے کہ ایک رضاکارانہ خدمت کرنے والی معزز خاتون تھیں وہ پہلے سب کو روزہ رکھوایا کرتی تھیں۔ پہرے داروں کو بھی سب کو، اور اس کے بعد تھوڑا سا وقت بچتا تھا اس میں انہوں نے اپنا روزہ رکھنا ہوتا تھا تو ایک دو دفعہ انہوں نے دیکھا کہ اذان ہو گئی ہے۔ غالباً جلال تھا اس مؤذن کا نام تو اس نے اس کو بلا کے بہت ڈانٹا کہ دیکھو جب تک مجھ سے نہ پوچھ لو خواہ جتنی مرضی روشنی ہو جائے تم نے اذان نہیں دینی۔ تو ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے غور کیا کہ یہ کیا وقت ہے اتنی دیر ہو گئی ہے اذان کیوں نہیں ہو رہی۔ تو جلال کو بلا کے ڈانٹا کہ تم اذان کیوں نہیں دے رہے؟ کہا جی اندر سے مجھے حکم ہے۔ وہ خاتون صاحبہ کہتی ہیں کو جب تک میں نہ روزہ رکھ لوں خواہ جتنی مرضی روشنی ہو جائے، سورج بھی چڑھ جائے تم نے اذان نہیں دینی۔ تو مراد یہی ہے کہ غلطی سے اگر ہو، واقعی ناواقفیت سے ہو جائے۔ تو کتنا آسان فرمادیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزوں کو جو خدا کا منشاء ہے یہ سختی پیدا کرنے کے لئے نہیں آتے اگر غلط فہمی سے انسان روزہ رکھ لے جبکہ ابھی روشنی ہو چکی ہو تو روزہ ہو جائے گا۔ بعض دفعہ غلط فہمی سے روزہ کھول بھی دیا جاتا ہے، اور بعد میں دیکھا تو سورج نکل آیا تو وہ روزہ بھی ہو جائے گا۔ اس قسم کے معاملات میں وہم کے شیطان کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

ایک سوال یہ پیش ہوا کہ "بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے"۔ تخم ریزی سے مراد یہ ہے کہ جو مہینہ کاشت کا ہوتا ہے بعض دنہ بہت سخت مہینے کے دن ہوتے ہیں، انتہائی گرمی اور زمیندار مجبور ہے کہ اس مہینے میں وہ ہل چلائے۔ "ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے"۔ اور انہوں نے مزدوری کرنی ہے اور روٹی کھانی ہے مگر اتنی سخت گرمی ہے کہ ان کی برداشت سے باہر ہے۔ "روزہ نہیں رکھا جاتا، ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟۔ فرمایا: "اِنّما الاعمال بالنّیات"۔ کہ دیکھو اعمال کی بناء نیتوں پر ہوتی ہے۔ "یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں"۔ یعنی غربت کی وجہ سے بیان نہیں کرتے۔ "ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے"۔ کسی اور کو اگر کوئی مزدوری پہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے تو ایسا کرلے۔ "ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے"۔ (بدر، جلد ۶ نمبر ۳۹ بتاریخ ۲۶؍ ستمبر ۱۹۰۷ء)

یہاں جو روزہ کی سختی ہے غیر احمدی مسلمانوں میں اس کا تو یہ حال ہے کہ صوبہ سرحد میں جہاں یہ سختی بہت زیادہ ہوتی ہے وہاں اگر کوئی شخص روزہ کی گرمی کی شدت میں بے ہوش ہو کر گر جائے تو تب بھی اس کے منہ میں کچھ نہیں ڈالیں گے کہ شاید ابھی کچھ رطوبت ہو منہ میں۔ تو منہ میں تھوڑی سی مٹی ڈال دیتے ہیں پھر وہ مٹی انگلی سے نکالتے ہیں، اگر مٹی گیلی ہو تو پھر کچھ نہیں دیں گے اس کو اور اگر مٹی خشک نکل آئے اسی طرح کی اسی طرح تو پھر وہ اس کا روزہ تڑوا دیتے ہیں تو یہ سب جہالتیں ہیں، یہ توہمات کے شیاطین ہیں جو انسان پر قبضہ کرتے ہیں۔ روزہ میں شیاطین سے دور بھاگنا چاہئے یا ان کو اپنے سے دور رکھنا چاہئے۔

"وَ عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لیے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو"۔ اب رمضان میں جو فدیہ دیا جاتا ہے یہ روزہ کا بدل نہیں ہوتا بلکہ روزہ میں ایک قسم کی عملی دعا کا موجب بن جاتا ہے کہ خدایا مجھے روزہ کی توفیق دے دے اور مجبوری سے میرے روزے چھٹ رہے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے"۔ مبارک اور مبارک۔ "اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا"۔ (البدر جلد ۱ نمبر ۷۔ بتاریخ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۰۲ء)

تو بعض بیماریوں سے بھی روزہ کے ایام میں فدیہ نجات دلوا دیتا ہے جیسا کہ دق کی بیماری ہے۔ بڑی خطرناک ہے لیکن اگر انسان فدیہ دے اور غم محسوس کرے کہ ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہے کہ میں روزہ رکھ نہیں سکتا جس کی وجہ سے مجھے فدیہ دینا پڑ رہا ہے تو ایسے فدیہ کی ادائیگی کے وقت اس کو طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو گہری بیماریوں سے بھی محفوظ فرمادیتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لیے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالتِ سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا، فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اُس کی اطاعت کی جائے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ. اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا"۔

(الحکم جلد ۱۱۔ نمبر ۴۔ بتاریخ ۳۱؍ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴)

بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ایک ایسا مسلک ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوسروں کی آنکھوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہوا کرتی تھی نہ روزہ رکھنے میں کوئی دکھاوا تھا نہ روزہ نہ رکھنے میں کوئی دکھاوا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جلسہ کے دوران آپ کے لب خشک ہوئے اور آپ نے کچھ پی لیا اور وہ روزہ کا مہینہ تھا اور بہت شور پڑا۔ ان غیر احمدیوں کی طرف سے جو اس میں شامل تھے۔ غالباً پتھراؤ بھی ہوا کہ یہ کیسا انسان ہے جو اپنے آپ کو نبی اللہ کہتا ہے اور روزے نہیں رکھتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت میں انکساری اور سادگی کی یہ علامت ہے کہ آپ نے کبھی کسی چیز میں دکھاوا نہیں کیا جو حقیقت حال تھی اس کو اسی طرح رکھا چنانچہ اس وقت بھی اس مسئلہ کو بیان کرتے وقت بھی آپ نے فرمایا آج میں بیمار ہوں چنانچہ میں نے روزہ نہیں رکھا۔

پھر فرمایا "میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنّما الاعمال بالنّیات"۔ اعمال کی بناء نیتوں پر ہی ہے۔ "بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے"۔ خواہ وہ اپنے چھوٹے سے گاؤں کی حد سے ذرا ہی باہر گیا ہو تو اگر وہ گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑا ہے تو وہ مسافر ہی ہو گا۔ گٹھڑی اٹھانا محاورہ ہے مراد ہے کہ اپنا سامان پیک کیا سفر کے ارادہ سے باہر نکلا۔ "شریعت کی بناء دقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے"۔ (الحکم۔ جلد ۵، نمبر ۲۔ بتاریخ ۱۷؍ فروری ۱۹۰۱ء)

اب چونکہ نماز کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ جو باقی ہیں آئندہ خطبہ میں انشاءاللہ کام آجائیں گے۔

☆☆......☆☆......☆☆

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

بیسویں صدی کا آخری ۱۰۹ واں جلسہ سالانہ

عالمگیر جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں دُعاؤں اور ذکر الٰہی کے روحانی ماحول میں اختتام پذیر

۲۱ ممالک کے ۳۵ ہزار سے زائد سعید روحوں کا رُوح پرور اجتماع

☆ نماز تہجد ☆ باجماعت نمازیں ☆ اسلامی اخوت اور پیار و محبت کے پُر کیف نظارے

حاضرین جلسہ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا پیغام

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرا کر جلسے کا افتتاح فرمایا

☆ تلاوت قرآن نعت خوانی اور پُر مغز علمی تقاریر ☆ نومبائعین اور غیر ملکی مہمانان کے ایمان افروز تاثرات ☆ ۲۴۶ سعید روحوں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت ☆ چیف منسٹر پنجاب کے پیغام کے علاوہ۔ ممبر پارلیمنٹ سابقہ وزیر خارجہ، حکومت پنجاب کے وزیر اور اعلیٰ حکام کی شمولیت

☆ -اسپیشل ٹرینوں اور سینکڑوں بسوں اور گاڑیوں کی آمد ☆ دن رات تین لنگر خانوں سے مہمانان کی تواضع ☆ پختہ رہائش گاہوں کے علاوہ ۱۲ ایکڑ کے وسیع رقبہ پر خیمے لگا کر قیام وطعام اور دیگر سہولتوں سے آراستہ عارضی قیام گاہیں ☆ اخبارات، ریڈیو، دوردرشن اور زی نیٹ ورک پر جلسہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر ☆ دس یوم تک دس ہزار سے زائد مہمانوں کی ایلوپیتھک و ہومیو پیتھک مفت طبی امداد

مرتبہ:
مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ قادیان دارالامان میں عالمگیر جماعت احمدیہ کا ۱۰۹ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ کل ۲۱ ممالک کے ۳۵ ہزار سے زائد حاضرین جلسہ میں سے ۲۳ ہزار نومبائعین نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق پائی۔ نیز حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی مقدس بستی کی زیارت کی اور قادیان دارالامان میں شب و روز کے روحانی پروگراموں سے اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسانات سے اپنی اپنی جھولیاں بھر کر واپس لوٹے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں امام الزمانؑ کی بستی کا دلکش نظارہ بیان کرنا مشکل ہے۔ چاروں مرکزی مساجد کے علاوہ ٹینٹ لگا کر بڑی بڑی عارضی مساجد کا انتظام کیا گیا تھا۔ فرض نمازوں کے علاوہ درس کا خصوصی ہتمام کیا گیا تھا۔ فارن گیسٹ ہاؤس مہمان خانے، سکول، کالج، نیز مدرسہ احمدیہ، مدرسۃ المعلمین، زیر تعمیر وسیع و عریض ہسپتال کو مہمانانِ کرام کے قیام کیلئے وقف کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ قادیان کے احمدی بھائیوں نے اپنے اپنے گھروں کا ایک ایک حصہ مہمانان جلسہ سالانہ کیلئے خالی کر دیا تھا۔ بقیہ مہمانانِ کرام کو عارضی خیمہ جات میں ٹھہرایا گیا تھا جو کہ ۱۷ ہزار کی تعداد میں تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان عارضی قیام گاہوں یعنی خیمہ جات میں رہنے والے مہمانان کرام کیلئے تمام سہولیات کا معقول انتظام تھا۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے پورے تین دن لوائے احمدیت اپنی پوری شان سے لہراتا رہا۔ خدامِ احمدیت اور انصار بزرگان نیکی اور سعادت مندی سمجھتے ہوئے باری باری بشوق پہرے دیتے رہے۔ چونکہ ملک ہند میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس طرح بیرون ملک کے دوستوں کیلئے بھی اردو سمجھنا مشکل ہے۔ اس کے پیش نظر چھ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جن میں خصوصاً، انگریزی، بنگالی، ملیالم، تامل، تلگو، کنڑ زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس سے بآسانی تمام حاضرین جلسہ تقاریر سے مستفیض ہوتے رہے۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۶ر نومبر بروز جمعرات ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس دوران تمام حاضرین جلسہ ادباً کھڑے ہو کر دُعائیہ کلمات پڑھتے رہے۔ پھر اسٹیج پر سے اسلامی نعرے لگائے گئے جس کا احباب نے پر جوش بلند آواز کے ساتھ جواب دیا۔ بعدہٗ ایک ترانہ پیش کیا گیا جو مولوی این شفیق احمد مبلغ سلسلہ اور تنویر احمد ناصر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے پیش کیا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ یہ سعادت خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کو حاصل ہوئی تلاوت کے بعد خاکسار نے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم مولوی عطاء اللہ نصرت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرماتے ہوئے حاضرین جلسہ کو نصائح فرمائیں۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور اس کی اہمیت اور برکات کا ذکر فرمایا آخر میں پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''اسلام میں خدا کا تصور'' محترم حافظ صاحب نے قرآن مجید اور احادیث سے اسلام میں موجود خدا تعالیٰ کے تصور کو نہایت ہی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد محترم محمد عبدالعزیز صاحب آف چنتہ کنٹہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''مالی قربانی دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے'' محترم مولانا صاحب نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت اور ضرورت اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان کی بعنوان ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدمتِ قرآن کے آئینہ میں'' ہوئی۔ محترم مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو قرآن مجید سے جو بے انتہا عشق تھا اس کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا پھر آپ نے نہایت ہی تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدمتِ قرآن اور عشق قرآن کے واقعات بیان فرمائے۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر اڑھائی بجے محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام کی زیر صدارت یہ اجلاس شروع ہوا محترم قاری امیر حمزہ صاحب آف بنگال نے تلاوت قرآن مجید اور اس کا اردو ترجمہ پیش فرمایا۔ بعد ازاں محترم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا کلام۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی

خوش الحانی سے سنایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے حقوق کی روشنی میں''

محترم صاحبزادہ صاحب نے ظہور اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظلم و زیادتیوں کا ذکر فرماتے ہوئے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے اسوہ حسنہ کو پیش فرمایا۔ اس تقریر کے اختتام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یک عربی قصیدہ وقفِ نو کے ہونہار چھ اطفال نے ترانہ کے رنگ میں نہایت دلکش رنگ پڑھ کر سنایا۔ ان اطفال کے اسماء اس طرح ہیں۔ عزیزم فصیح الدین شمس، سعید احمد ناصر، عطاء

المنعم، عمران منور باجوہ۔ محبوب احمد، اطہر احمد شمیم، آخر میں مولوی سی شمس الدین صاحب نے اس کا اردو ترجمہ پیش فرمایا۔

اس کے بعد نمائندگان اور نومبائعین میں سے چند ایک نے تاثرات بیان فرمائے۔

جس میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب آف امریکہ نے امریکہ میں جماعتی ترقی اور وسعت کا ذکر فرمایا۔ نومبائعین میں سے امین الدین صاحب فاضل آف بہار، ظہور عالم صاحب بہار، فضل الرحمٰن صاحب گداوری آندھرا۔ چھوٹے میاں صاحب آندھرا، امام صاحب آندھرا، عبدالرحمٰن صاحب کرناٹک، عبداللہ صاحب کرناٹک نے اپنی قبول احمدیت کی داستان اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

۱۷ار نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک دوسرے دن کا پہلا اجلاس

یہ اجلاس زیر صدارت محترم شریف عالم صاحب امیر جماعت صوبہ بہار منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو محترم کے اے شاہد احمد صاحب آف کیرلہ نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی جو محترم مقصود احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے برکات خلافت کے عنوان پر خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکات'' پر محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان کی ہوئی۔ محترم فاضل مقرر صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد برکات خلافت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم دیدار الحق صاحب متعلم مدرسۃ المعلمین نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام۔ ''جدھر دیکھو ابر گناہ چھارہا ہے'' نہایت ہی خوش الحانی سے پیش فرمایا۔

اس کے بعد اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان کی ہوئی آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''موجودہ زمانہ کی برائیاں اور اُن کا علاج''

محترم مولانا صاحب نے انسانی پیدائش کی غرض وغایت اور اس کے حصول پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ زمانہ کی برائیوں کا ذکر اور قرآن مجید واحادیث سے اُن کا علاج پیش فرمایا۔

اس تقریر کے بعد ایک نظم مکرم سفیر ائمہ صاحب آف پاکستان نے حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے پیش کی جس کا پہلا مصرعہ ہے۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے۔۔

اس اجلاس کی آخری تقریر بعنوان ''بدرسومات'' محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کی ہوئی۔ محترم مولانا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت اور خصوصاً عرب کی حالت اور بدرسومات کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم فرمودہ اصول اور تعلیم سے ہٹ کر کسی معاملہ میں افراط و تفریط کی راہ اختیار کرنا بدعت ہے۔ اور ایسا شخص گویا اسلام میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ جو خدا اور رسول کے حکم کے سراسر خلاف ہے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

یہ اجلاس زیر صدارت مکرم ہدایت اللہ ہوبش صاحب آف جرمنی منعقد ہوا۔ تلاوت محترم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ تامل ناڈو نے کی اور اردو ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام۔

''کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال''

مکرم این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ تامل ناڈو نے خوش الحانی سے پیش فرمایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''وفات مسیح اور امام مہدی کا ظہور'' محترم مولانا صاحب نے عقلی اور نقلی دلائل سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت فرمانے کے بعد پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں کی کمزوری اور دینی بگاڑ اور فتنہ وفساد کا ذکر فرماتے ہوئے ظہور امام مہدی کا وقت اور زمانہ نیز امام مہدی کی صداقت پر نہایت ہی مدلل اور تفصیلی روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا نعتیہ منظوم کلام ''حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم''

مکرم نوشاد احمد صاحب امروہی نے خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد نومبائعین کے تاثرات کا سلسلہ شروع ہوا۔

آج ہریانہ صوبہ اور یوپی، نیز بنگال کے نومبائعین نے اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔ بعض نے قبول احمدیت کا ذکر فرمایا۔ بعض نے جماعت کی خدمات کا ذکر کیا۔ اور بعض نے مخالفین کی طرف سے کئے گئے مخالفت کا ذکر فرمایا۔

تقاریر نومبائعین و نمائندگان

مندرجہ ذیل افراد نے اپنے تاثرات اور قبول احمدیت کے داستان سنائے۔

۱-ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ جرمنی
۲- حسن رمضان صاحب ماریشس
۳- مولوی جان محمد صاحب آف بنگال
۴-غلام ربانی صاحب آف بنگال
۵-ماسٹر شیر علی صاحب آف ہریانہ
۶-مکرم سردار خان صاحب آف ہریانہ
۷-مکرم سلیم احمد صاحب آف ہریانہ
۸- مکرم رحیم الدین صاحب آف ہریانہ
۹- مکرم سید محمد طارق صاحب آف یوپی نے اپنے علاقہ میں جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور خدمات کا ذکر کیا ساتھ ہی مخالفت اور مخالفین کی طرف سے پھیلائے جانے والی غلط باتوں کا ذکر بھی کیا۔ اس طرح آج کا یہ اجلاس صدر اجلاس کی اجازت سے اختتام پذیر ہوا۔

۱۸ار نومبر ۲۰۰۰ء

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

آج کا یہ اجلاس محترم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ یوپی منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم قاری عبدالغفار صاحب معلم وقفِ جدید نے کی اس کا اردو ترجمہ خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم چوہدری نورالدین صاحب مقیم جرمنی نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم پاکیزہ کلام۔

''یاالٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی بعنوان ''جماعت احمدیہ کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ'' بزبان ہندی ہوئی آپ نے خصوصیت سے ان الزامات کا ذکر کیا جو جماعت پر مخالفین اور خصوصی طور پر مولویوں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ نیز ان کے جوابات بھی دیئے۔ اس طرح بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اس تقریر کے بعد محترم شاہد احمد صاحب آف کیرلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم مبارک کلام ''اسلام سے نہ بھاگو راہِ ھدیٰ یہی ہے''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے پنجابی زبان میں فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''اسلامی اخلاق'' آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اخلاقی برائیوں کا ذکر فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے ذریعہ جو عظیم الشان اصلاح ہوئی ہے اس کا ذکر فرمایا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام ''ہے شکر رب عزّ وجل خارج از بیاں''

محترم کے محمد نذیر احمد صاحب کالیکٹ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ''ہندوستان کی تاریخ احمدیت میں بیسویں صدی کے آخری دس سال'' محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے فرمائی آپ نے بیسویں صدی کے آخری دس سال کے شروع میں یعنی ۱۹۹۱ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہندوستان آمد سے جو غیر معمولی جماعتی ترقی ہوئی ہے۔ اس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ خصوصاً دعوت الیٰ اللہ کے میدان میں ہونے والی ترقیات کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد نمائندگان کرام کی تعارفی تقاریر ہوئیں۔

۱- مکرم اعجاز احمد صاحب آف سعودی عرب۔ آپ نے جماعت سعودی عرب کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اپنے نیک تاثرات کا اظہار فرمایا۔ ساتھ ہی جماعت سعودی عرب کی ترقی کا بھی ذکر فرمایا۔

۲- مکرم ریحان علی صاحب بنگلہ دیش۔ آپ نے جماعت بنگلہ دیش کی ترقی اور خدمات کا ذکر فرمایا نیز آپ نے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے نمائندگی فرماتے ہوئے سب کو سلام پہنچایا۔ اسی طرح محمد علی صاحب کیرلہ اور محترم شاہنواز صاحب کیرلہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

۱۸ار نومبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ

تیسرے دن کا آخری اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۰ء کا اختتامی اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور اس کا اردو ترجمہ محترم حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیش فرمائی۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام ''پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں'' محترم تنویر احمد ناصر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد جناب پرکاش سنگھ بادل صاحب چیف منسٹر پنجاب کا مبارک بادی کا پیغام محترم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور خارجہ نے پڑھ کر سنایا۔ (یہ پیغام اس شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔)

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے دوران سال وفات یافتہ موصی مرحومین کے اسماء پڑھ کر سنائے تاکہ ان کی مغفرت کیلئے دُعا کی جاسکے۔ بعدہٗ محترم ناظر صاحب نے شکریہ احباب ادا فرمایا۔ شکریہ احباب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب اختتامی خطاب کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے اللہ تبارک تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ اس کے بعد آپ نے نومبائعین اور حاضرین جلسہ سے اصلاح نفس اور تقویٰ

حاضرین جلسہ سالانہ قادیان کیلئے

جناب سردار پرکاش سنگھ بادل وزیر اعلیٰ پنجاب کا پیغام

A-S.L.NO-J-D-P
2000/23
وزیر اعلیٰ پنجاب
17-11-2k

پیغام

مجھے یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہوئی ہے کہ قادیان گورداسپور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۰۹واں جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں اس جماعت کے دنیا بھر سے آئے کثیر افراد شامل ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا عالمی امن، آپسی پیار و محبت اور انسانیت کی قدر و قیمت کو بڑھاوا دینے کیلئے ہمیشہ اہم کردار رہا ہے۔ اس جماعت کی طرف سے شروع کئے گئے۔ مذہبی اور سماجی کاموں نے ایک منفرد اور مضبوط سماج کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس جلسہ میں میں نے خود شامل ہونا تھا۔ لیکن بعض نا ٹالے جانے والی مجبوریوں اور مصروفیات کی بناء پر میں خود اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکا۔ میں جلسہ سالانہ کی جملہ انتظامیہ اور جملہ مہمانان کرام سے معافی کا خواستگوار ہوں۔ اور اس جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔ اپنی بھرپور تمناؤں کے ساتھ۔

خیر اندیش
پرکاش سنگھ بادل
وزیر اعلیٰ پنجاب

اختیار کرنے اور ایمان و اخلاص میں ترقی کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا موصولہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ (یہ پیغام صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں)

اختتامی دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بارہویں مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۹ر نومبر بروز اتوار ٹھیک سوا دس بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس مشاورت زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوئی۔ شوریٰ کا آغاز خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی کی تلاوت قرآن مجید اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب میں شوریٰ کی اہمیت اور اس کی ضرورت اور آداب سے آگاہ فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کروائی بعدہٗ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت نے ایجنڈا پیش فرمایا۔ اس کے بعد سب کمیٹی بنائی گئی۔ پھر ٹھیک ساڑھے تین بجے شوریٰ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں سب کمیٹی کی طرف سے محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے رپورٹ پیش کی۔ نیز اس اجلاس میں محترم سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت نے گزشتہ سال میں حضرت امیر المومنین سے منظور شدہ فیصلہ پر کس قدر عمل در آمد ہو چکا ہے۔ اس کی رپورٹ پیش فرمائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

معائنہ رضاکاران

اتنے عظیم الشان جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے اور جملہ انتظامات کی بخیر و خوبی سرانجام دہی کیلئے سیکڑوں رضاکاران کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ اور مختلف شعبہ جات بنا کر ہر شعبہ کے منتظم اور نائب منتظم اور ساتھ معاونین مقرر کئے گئے تھے۔ مورخہ ۱۳ر نومبر صبح ۱۰ بجے ان تمام رضاکاران کا اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس جلسہ گاہ میں ہی منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں تمام رضاکاران سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے رضاکاران کو حوصلہ، صبر اور محنت سے خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت سرانجام دینے اور دعاؤں سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ نیز آپ نے رضاکاران سے ملاقاتیں بھی کیں۔

استقبال

ہوائی جہاز، ٹرینوں اور بسوں میں اپنے طور پر اور وفد کی شکل میں آنے کے علاوہ تین اسپیشل ٹرینیں بھی قادیان آئیں ایک ٹرین بنگال سے دوسری آسام سے اور تیسری ٹرین حیدر آباد (آندھرا) سے آئی۔ اس کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں ریزرو بسیں اور سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی گاڑیوں میں بھی احباب تشریف لائے۔ ان مہمانان کرام کی سہولت کیلئے شعبہ استقبال کی طرف سے معقول انتظام تھا۔ خدام دن رات، امرتسر اسٹیشن، ائرپورٹ اور قادیان اسٹیشن، بس اڈے وغیرہ پر متعین رہے اور مہمانان کرام کا استقبال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو گاڑیوں سے لے کر قیام گاہ تک پہنچاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے۔

تواضع

جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تمام مہمانان کرام کیلئے تواضع کا اہتمام کیا گیا۔ بڑے بڑے تین لنگر خانوں میں مسلسل کھانے پکتے رہے اور رضاکار مہمان نواز مہمانانِ کرام کے قیام گاہوں میں کھانا پہنچانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ شعبہ تواضع کے منتظم کے علاوہ خود افسر صاحب جلسہ سالانہ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب اور آپ کے نائبین بھی وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہے۔

جلسہ گاہ

حسب سابق جلسہ گاہ نہایت ہی خوبصورت اور دلکش بنایا گیا تھا۔ دھوپ اور بارش سے بچنے کیلئے سارے جلسہ گاہ کو شامیانے سے کور کیا گیا تھا۔ اسٹیج پر کلمہ طیبہ اور جلسہ سالانہ کا بینر اور سارے جلسہ گاہ میں کنارے کنارے مختلف اشعار اور اقتباسات کے بینر لگائے گئے تھے۔ جو ایک خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے۔ اسٹیج کے سامنے نہایت ہی خوبصورت پھولوں سے سجے ہوئے بے شمار گملے رکھے گئے تھے۔ معززین کیلئے کرسیوں کا بھی انتظام تھا اور سارے جلسہ گاہ میں دریاں بچھائی گئی تھی۔ یہ تمام انتظامات مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ و ناظر اصلاح وارشاد کی نگرانی میں ہوئے۔

شعبہ خدمت خلق

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مہمانان کرام کی رجسٹریشن اور سیکورٹی کے جملہ انتظامات شعبہ خدمت خلق کے سپرد تھے۔ اس شعبہ کے افسر محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں خدام نہایت خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب رضاکاران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مبائعین

ایک طرف جہاں ۲۳ ہزار سے زائد نومبائعین نے جلسہ میں شریک ہو کر اپنی روحانی پیاس بجھائی دوسری طرف جلسہ پر آئے ہوئے زیر تبلیغ احباب میں سے ۲۴۶ مردوزن جلسہ سے متاثر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کرتے ہوئے بیعت کر کے داخل جماعت ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

پریس اور پبلسٹی

جلسہ سالانہ سے قبل اور بعد میں کل ملا کر ۶۰ سے زائد اخباروں نے جماعت اور جلسہ کی خبریں مع تصاویر شائع کیں جن میں خصوصاً اردو، انگریزی اور ہندی، پنجابی اخبار قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن جالندھر اور زی ٹی وی نے بھی جلسہ سالانہ کی خبریں نشر کیں۔ یہ محترم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب افسر جلسہ گاہ اور آپ کے معاونین کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

M.T.A.

جلسہ سالانہ کے جملہ پروگرام M.T.A. کیلئے کور کئے گئے اور پوری کارروائی کی کیسٹس تیار کی گئیں۔ جس میں آڈیو ویڈیو دونوں شامل ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ای میل کے ذریعہ لندن بھجوائے جاتے رہے۔ اس کے علاوہ قادیان پر جو کیسٹس تیار کی گئی تھی وہ M.T.A. کے ذریعہ جلسہ سالانہ کے ایام میں نشر بھی ہوتی رہیں۔ محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشرواشاعت اور آپ کا عملہ دن رات انتھک محنت کر کے جلسہ کے ایام میں ہی جملہ پروگرام تقاریر نظم وغیرہ کی کیسٹس تیار کرتا رہا۔ تاکہ جلسہ سے واپسی پر احباب اپنے ساتھ لے جاسکیں۔

اعلاناتِ نکاح

احباب جماعت کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے ان مبارک ایام میں اور پھر دار الامان میں اپنی بچیوں اور بچوں کے نکاح کا اعلان کروائیں اور احباب کی دعائیں لیں سو اسی جذبہ کے پیش نظر جلسہ سالانہ کے آخری دن یعنی ۱۸ر نومبر بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۲۵ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعد اعلان نکاح آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین

طبی امداد

جلسہ کے ایام سے پہلے اور بعد میں دس روز تک اس شعبہ کے تحت ۱۸ ہزار مریضوں کا ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک علاج کیا گیا۔

غیر مسلم معززین اور حکام کی شرکت

امسال جلسہ سالانہ میں بھی بہت سارے معززین اور افسران نیز وزراء کرام نے شرکت فرمائی۔ قابل ذکر محترم رگھو نندن لال بھاٹیہ ممبر پارلیمنٹ سابق وزیر خارجہ بھارت، محترم نتھا سنگھ دالم صاحب وزیر تعلقات عامہ پنجاب، سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب۔ سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ سابق وزیر پنجاب ایک مذہبی لیڈر سنت درشن سنگھ، محترم کلبیر سنگھ رندھاوا صاحب ممبر ایس ایس بورڈ پنجاب، محترم بی وکرم صاحب DC گورداسپور (پنجاب)، محترم ایس ایس برار صاحب SSP بٹالہ (پنجاب) اور دیگر معززین کرام ہیں۔ اسی طرح ریاڑکی کالج تغلوالا کے پرنسپل صاحب اپنے کالج کی ۵۰۰ طالبات لے کر جلسہ پر آئے تھے۔ سب نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ساری دنیا کو امن و امان کے اس جھنڈے کے نیچے جمع فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

رمضان المبارک

عبادتوں کا موسم بہار - انوار الٰہی کے نزول کا مہینہ

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان کا بابرکت مہینہ جس کی ابتداء رحمت وسط مغفرت اور آخر نجات ہے ہماری زندگی میں ایک دفعہ پھر آگیا ہے۔ اس بابرکت مہینہ کے ایام ولیالی سے کماحقہ مستفیض اور فیضیاب ہونے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

قرآن مجید میں مذکور نماز، روزہ، زکوٰۃ حج وغیرہ ہر عبادت الٰہی میں ہر ایک کی اپنی حکمت پنہاں ہے۔ جیسا کہ نماز کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ انَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ کہ نماز انسان کو سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ (العنکبوت ۴۶)

اسی طرح روزے کے بارے میں فرمایا کہ:

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ ۱۸۴)

اے مومنو! تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم روحانی اخلاقی اور جسمانی کمزوریوں سے پرہیز کر سکو۔ اس آیت کریمہ کے دو الفاظ صوم اور تقویٰ میں رمضان کی دو عظیم حکمتیں بیان ہوئی ہیں۔ عربی زبان میں روزے کیلئے الصیام اور الصوم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جس کے معنے اپنے آپ کو کنٹرول کرنے یعنی ضبط نفس کرنے اور اسی طرح صبر کرنے اور خاموش رہنے کے ہیں۔ چنانچہ روزہ رکھنے والا مومن کھانے پینے وغیرہ حوائج نفس سے رکنے کے علاوہ ہر قسم کے فحش فعل و کلام سے اپنے آپکو ضبط میں رکھتا ہے۔ روزہ کی بہت بڑی حکمت یہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اُسے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ گویا کہ اس ضبط نفس کا ذریعہ اُسے جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ چنانچہ روزے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تھلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جائے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ:۱۲۳)

ماہ رمضان کی اہمیت بتاتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

شہر رمضان الذی أنزل فیہ القرآن ھُدًی للناس و بینٰت مِن الھُدٰی والفرقان فمن شھدمنکم الشھر فَلْیَصُمْہُ۔ وَمَنَ کان مریضًا اَوْ علی سفرٍ فعِدَّۃ مِن اَیّامٍ اُخَر۔ یُرِید اللّٰہُ بکم الیسْرَ ولا یُرِیدُ بکِم العسر ولتکمِلُوا الْعِدَّۃَ ولِتُکبِّروا اللّٰہَ عَلٰی ما ھَدٰکم ولعلکم تشکرون

(البقرہ ۱۸۶)

یعنی رمضان کا وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا جو کہ تمام لوگوں کے لئے احکام شریعت پر مشتمل ہے ان کے لئے ہدایت ہے اور احکام ہدایت کے دلائل اور حکمتوں پر حاوی ہے۔ پھر اس میں حق و باطل میں امتیاز کر دینے والے واضح بینات ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں موجود ہو اور بیمار اور مسافر نہ ہو اس کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے بیمار اور مسافر دوسرے ایام میں روزے رکھ کر روزوں کی تعداد کو پورا کرلے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پوری سہولت چاہتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم پر غیر معمولی مشقت ڈالدے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر سکو۔ اور خدا تعالیٰ کی کامل اور قابل عمل ہدایت پر اسکی کبریائی بیان کرو۔ اور تاکہ تم اس کے شکر گذار بندے بن سکو۔"

کسی تشریح کے بغیر اس آیۃ کریمہ میں رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کے احکام کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں رمضان المبارک کے فضائل یوں بیان فرمائے:

عن سَلمانَ الفَارِسِیٍّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُول اللّٰہ ﷺ فی آخرِ یومِ مِن شَعْبَانَ فَقَالَ یا اَیُّھَا النَاسُ قَدْ اَظَلَّکم شھر عظیم۔ شَھرٌ مُبَارَکٌ شھرٌ فِیہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیضَۃً وَقِیَامَ لَیْلِہِ تَطَوُّعاً مَنْ تَقَرَبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیضَۃً فِیمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیضَۃً فِیہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِینَ فریضَۃً فیما سِواہُ وَھُوَ شَھرُ الصَّبْرِ والصَّبْرُ ثَوابُہُ الجنَّۃُ وَشَھْرُ الْمَواساۃ وشَھرٌ یُزادُ فِیہِ رِزْقُ الْمؤمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائمًا کَانَ لَہٗ مَغفِرَۃٌ لِذُ نوبہٖ وَعِتقَ رَقبَتُہٗ مِن النَارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیرِ اَنْ یَنْتَقِصَ مِن اَجْرِہ شَیْئٌ قُلْنَا یا رسُولَ اللّٰہ لَیْسَ کُلُّنَانَجِدُ مَانُفَطِّرُ بِہِ الصَّائِمْ فَقَال رسول اللّٰہِ ﷺ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذاالثَّوابَ مَنْ فطَّرَ صَائِماً عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِن ماءٍ۔ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِماً سَقَاہُ اللّٰہُ من حَوْضِی شَرْبَۃً لا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ شَھرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوکِہٖ فِیہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوۃ المصابیح)

ترجمہ: حضرت سلمان الفارسیؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان کے آخری روز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایک بڑا عظمت والا مہینہ طلوع ہونے والا ہے۔ وہ بابرکت مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔ اور اس کی راتوں میں قیام (تہجد) کو خاص نفلی عبادت قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نفلی نیکی بجالاتا ہے تاکہ اُسے قرب الٰہی نصیب ہو اس نے گویا دوسرے مہینوں کے فرائض ادا کئے ہیں۔ اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے اُس نے گویا

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

ہمارا جرم بس یہ ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں ہمارے سید و مولا نہیں محتاج غیروں کے
کہ جب ہوگا اسی اُمت سے پیدا رہنما ہوگا قیامت تک بس اب دورہ اُنہی کے فیض کا ہوگا
نہ آئے گا مسلمانوں کا رہبر کوئی باہر سے جو اپنی زندگی ان کی غلامی میں گزارے گا
جو ہوگا خود مسلمانوں کے اندر سے کھڑا ہوگا بنے گا رہنمائے قوم فخر الانبیاء ہوگا
(کلامِ محمود)

وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر) اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

پیشوایان مذاہب زندہ باد

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان (حدیث) اپنے وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
(اقبال)

برائے خدمت خلق | اپنے مریضوں کا علاج | ہمیشہ دعا۔ دوا۔ صدقہ۔ پرہیز | اور خوش رہا کریں

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

درخواست دعا | عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے | منجانب محتاج دعا | جماعت احمدیہ ترویر بیشر

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ستر سال کے فرائض ادا کر دیئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی کا ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں زیادتی کی جاتی ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اُس کی گردن جہنم سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اور اُسے روزے دار ہی کی طرح ثواب ملتا ہے۔ لیکن روزے دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک شخص یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ثواب اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو دیتا ہے جو کسی روزدار کی افطاری دودھ کے گھونٹ سے یا کھجور سے یا پانی کے گھونٹ سے کرواتا ہے۔ ہاں جو شخص روزے دار کو پوری طرح سیر کرتا ہے۔ اس کو تو اللہ تعالیٰ میرے حوضِ کوثر سے ایسا پلائیگا کہ اُسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگیگی۔ حضور صلعم نے فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت درمیانی مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص اپنے خادم کا کام میں تخفیف کریگا اللہ تعالیٰ اُسے بخشش عطا فرمائیگا۔ اور جہنم سے آزادی بخشیگا۔ سیدنا حضرت محمد صلعم کے اس مختصر اور جامع خطاب میں رمضان کے فضائل اس رنگ میں بیان فرمائے گئے ہیں کہ گویا کہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں روزے کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے احکام اور احسان کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ اور انسان جب چاہے اُن سے حصہ لے سکتا ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے۔ ورنہ اُس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسرے کے دروازے پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلعم نے جنگ بدر کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر پھر رہی تھی۔ اُسے جو بچہ بھی نظر آتا وہ اُسے اُٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اُسے لے کر اطمنان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اُس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالیٰ کو اپنے گمشدہ بندہ کو ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ سو اُس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لحہ قبولیت دعا کا لحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اُس کے احساسات میں سے ہی ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اُٹھ سکتے اُن کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے اور اُن کی غفلت اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہو۔

پس یاد رکھو کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی دکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں۔ لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ روزے دکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی لقا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور پھر ساتھ ہی یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ اور خیرات زیادہ کرو۔ اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو۔ مگر یہی قربانیاں ہیں جو اُسے خدا تعالیٰ کا محبوب بنا لیتی ہیں۔ اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ: ۳۸۳-۳۸۲)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ ہر سال یہ لوٹ لوٹ کر اس لئے آتا ہے کہ کچھ برکتیں ہمیشہ پیچھے چھوڑ جائے۔ رمضان کی برکتوں کو اپنی ذات میں محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ ان سے چمٹ جائیں اور باشعور طور پر یہ فیصلہ کریں کہ رمضان سے پہلے اور رمضان کے درمیان آپ کی زندگی میں کیا کیا فرق پڑا ہے۔ ہر شخص اپنا جائزہ لیگا تو اُسے محسوس ہوگا کہ رمضان سے پہلے کی زندگی میں ان خوبیوں سے وہ عاری تھا جو خالصۃً اُسے رمضان کی برکت سے نصیب ہوئی۔ ان ان برائیوں میں مبتلا تھا جو خالصۃً رمضان کی برکت سے اُس سے جدا ہوئی ہیں پس اپنے نفس کو اس قسم کا باشعور تجزیہ کر کے اور رمضان کے آئینہ میں اپنی نئی صورت کو دیکھ کر یہ کوشش کرے کہ میں نے ان نئے خوبصورت نقوش کو اب دوام بخشنا ہے۔ اور اُن بد نقوش کو جن سے رمضان کی برکت سے چھٹکارہ ملا ہے اُن کو دوبارہ اپنے چہرے کو داغدار کرنے کی اجازت نہیں دینی۔ یہ ایک سائنسی طریقہ ہوگا اپنے حالات کا جائزہ لینے کا اور رمضان کی برکتوں کو استقلال بخشنے کا۔“ (خطبہ جمعہ ۱۵ر مئی ۱۹۸۷ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے نوازے اور ہمیشہ ہمیں اپنی رحمتوں اور رضامندی کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہمیں اپنے روحانی عظیم الشان انعاموں کا وارث بنا دے۔ خدا تعالیٰ ہر آن ہمارے ساتھ ہو اور اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کے ان بابرکت دن رات سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکیں۔ آمین۔

درخواستہائے دُعا

☆-میرے چھوٹے بھائی شاہ محمود احمد کی شادی کو پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اولاد نہیں ہوئی ہے۔ علاج چل رہا ہے۔ ان کیلئے دردمندانہ و عاجزانہ دُعاؤں کو درخواست ہے۔ خدا انہیں نیک صالح لمبی عمر والی اولاد کی نعمت سے نوازے۔ آمین

☆-میری دو بیٹیوں کے ہاں ولادت ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں کو نیک صالح، حیات والی اولاد نرینہ عطا کرے۔ اور بخیر و خوبی فارغ ہوں۔ آمین

☆-داماد اشفاق احمد کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے برسرِ روزگار ہونے کی سبیل نکالے۔ اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین

☆-نیز تمام افراد خاندان کے دینی و دنیاوی ترقیات، صحت و سلامتی والی لمبی زندگی۔ احمدیت و خلافت سے پختہ وابستگی کیلئے دردمندانہ و عاجزانہ دُعاؤں کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (ڈاکٹر طلعت جہاں برہ پورہ- بھاگلپور بہار)

☆-مکرمہ ذکیہ خاتون صاحبہ علیل ہیں ان کی صحت سلامتی، لمبی زندگی اور خادمِ دین بننے کیلئے اور جماعت احمدیہ تالبر کوٹ کی ترقی و برکات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبر کوٹ -اُڑیسہ)

☆-خاکسارہ کے بیٹے مکرم سلیمان احمد صاحب کے P.H.D. ہونے کیلئے مکرم سید حسن احمد کے M.B.A. میں داخلہ ملنے کیلئے اور دونوں کے خادم دین ہونے اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰) اہلیہ داؤد احمد صاحب مظفر پور بہار)

☆-خاکسار کے بیٹے طاہر احمد اور طارق احمد واقف نو بچے ہیں اُن کی دینی دنیاوی ترقی اور والدہ کی صحت و سلامتی کیلئے اور خاکسار کی دینی دنیاوی ترقی کے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۵۵) عبدالغفار رشی نگر- کشمیر)

☆-بچگان شاہنواز- دلنواز- تسنیم- مریم کی دینی دنیوی ترقیات اور مقاصد عالیہ کی کامیابی کیلئے بیٹی تبسم بھائی نسیم احمد خان اور اہلیہ بیگم رشیدہ احمد اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے شفا عطا کرے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) منور احمد ایڈووکیٹ پوری- اُڑیسہ)

☆-مکرم جبرائیل خان آف ہنکال (اڑیسہ) اپنے بیٹے کی ملازمت میں کامیابی نیز اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقی کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ اعانت بدر -/۳۰۰)

☆-مکرم مولوی فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اپنی اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے مقبول خدمتِ سلسلہ احمدیہ کی توفیق پانے کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (منیجر بدر)

☆-مکرم شمیم الدین صاحب برہ پورہ بہار سے بی بی فاطمہ خاتون صاحبہ برہ پورہ بہار سے مکرم جلیل اختر صاحب برہ پورہ بہار سے۔ مکرم فیروز الدین صاحب، مکرم سید عبدالفہیم صاحب مکرم جواد حسین خان صاحب، عطیۃ القدوس بنت مکرم سید عبدالباقی صاحب اور خاکسار کے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات اور روشن مستقبل کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبدالنقی برہ پورہ بھاگلپور بہار)

☆-ہماری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کی شفایابی اور صحت یابی کیلئے نیز والد صاحب کی بہتر تندرستی نیز کاروبار میں ترقی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید کلیم ارشد آف احمد آباد)

☆-سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ تمام احباب جماعت چنتہ کنٹہ کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر -/۲۰۰)

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKA
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol : 49 Thursday 30th Nov./7th Dec. 2000 Issue No :48/49

اڑیسہ میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر اخبار روزنامہ راشٹریہ سہارا دہلی کا تبصرہ

ایک زمانہ تھا خود کو فاتح قادیان اور اڑیسہ کے "امیر شریعت" کہنے والے مولانا محمد اسماعیل کٹکی نے یہ بڑہانکی تھی کہ اس نے اڑیسہ میں ہزاروں قادیانیوں کو "مسلمان" یعنی دیوبندی مسلمان بنالیا ہے لیکن اب اس جھوٹے بیان کی پول کھل چکی ہے اس کیلئے ذیل کا مضمون ملاحظہ فرمائیں جسے ہم اپنے قارئین کیلئے من وعن پیش کررہے ہیں۔ (ادارہ)

اڑیسہ ہندوستان کی غریب ترین ریاست ہے جہاں معاشی بدحالی عام ہے۔ غربت زدہ ریاست اس وقت عالمی منظر نامہ پر آئی جب اکتوبر 1999 میں انسانی تاریخ کی بڑے بھیانک طوفان نے پوری ریاست کو اپنی لپیٹ میں لیا سینکڑوں گاؤں ایسے نیست و نابود ہوگئے جہاں اب مکانات کے آثار نہیں ملتے۔ ہزاروں انسان موت کے منہ میں چلے گئے۔ کھربوں روپے کی املاک تباہ ہوگئیں۔ قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ طوفان کے موقع پر امارت شرعیہ بہار واڑیسہ نے متاثرین کی راحت رسانی اور باز آبادکاری کے کام کو چیلنج کے طور پر قبول کیا۔ کئی گاؤں بسائے گئے۔ لوگوں کو ضرورت کی چیزیں فراہم کی گئیں اور ریلیف کے کام پر ایک کروڑ سے زائد خرچ کیا گیا۔

پچھلے دنوں ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کی قیادت میں ایک وفد راقم الحروف اور امارت شرعیہ کے رکن عاملہ مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی پر مشتمل امارت کی نگرانی میں تعمیر کی جانے والی مساجد اور ریلیف کے کاموں کی نگرانی اور جائزہ کے لئے کٹک پہنچا۔ وفد نے پندرہ سے زائد مسلم مواضعات کا دورہ کیا وہاں کے مسلمانوں کے سیاسی، معاشی اور دینی حالات کا جائزہ لیا۔ اس جائزہ کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ریاست اڑیسہ میں قادیانیت کے بڑھتے قدم ہمارے لئے نہایت افسوسناک ہیں۔ اس غربت زدہ ریاست میں جہاں آج بھی انسان کا ایک بڑا طبقہ خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہا ہے اس کے باوجود قادیانی مبلغین اپنے لوگوں سے چندہ کرکے اپنی ضروریات پر صرف کرنے کے علاوہ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار روپے اپنے مرکز قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھیجتے ہیں اس وقت مختلف فتنے اڑیسہ کے مسلمانوں کے وجود کو نگلنے کیلئے اژدہے کی طرح منہ کھولے ہوئے ہیں۔ جن میں سب سے بھیانک اور ایمان کیلئے سم قاتل فتنہ قادیانیت ہے۔ اس وقت اڑیسہ کے چودہ سو دیہاتوں میں مسلمان بستے ہیں۔ جن میں سے 250 مسلم مواضعات میں قادیانیت نے اپنا منحوس سایہ پھیلا رکھا ہے اس کے زہریلے اثرات وہاں کے جاہل اور غریب مسلمانوں کے ایمان کو مسموم کررہے ہیں 80 سے زائد قادیانی مبلغین اہل اسلام کو گمراہ کرنے کے مشن میں شب و روز مشغول ہیں۔ یہ لوگ دور دراز دیہاتوں میں جاکر سادہ لوح مسلمانوں کی جہالت و غربت سے فائدہ اٹھاکر ان کے ایمان کا سودا کرتے ہیں۔ اس ریاست میں 150 سے زائد قادیانیوں کے عبادت خانے ہیں جن کا ریموٹ کنٹرول لندن میں مرزا طاہر کے ہاتھ میں ہے۔ 1992 میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد سے اس ریاست میں قادیانیت پوری قوت سے اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کررہی ہے۔ اور اپنے تمام تر وسائل و اسباب کو استعمال کرکے اس پر اپنا قبضہ اور تسلط جمانا چاہتی ہے اس سفر میں ضلع کٹک کے مشہور قصبہ سونگڑہ بھی جانا ہوا۔ یہ لوگ صدیوں پہلے اس آبادی میں آکر فروکش ہوگئے تھے۔

پھر انہیں کے ذریعہ ریاست کے اطراف و جوانب میں اسلام کی اشاعت ہوئی مولانا اسماعیل کٹکی اور مولانا عبدالحفیظ مظاہری اور کئی نامور علماء اس کی خاک سے پیدا ہوئے۔ مگر اس وقت سادات کی یہ بستی قادیانیت کے زہریلے اثرات کی لپیٹ میں ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس آبادی کے ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد قادیانیت کے چنگل میں پھنس چکے ہیں۔ اس آبادی میں ان کے آٹھ عبادت خانے تعمیر ہوچکے ہیں۔ کئی مسلم بچیاں قادیانیوں کے گھروں میں ہیں۔ جب کہ پوری ریاست میں پچاس سے زائد مسلم بچیاں قادیانیوں کے پاس ہیں۔ ریاست اڑیسہ میں قادیانیت کی داغ پہلے اسی قصبہ میں پڑی۔ اسی قصبہ میں امین اللہ چرخی نامی ایک شخص اپنی ملازمت کے سلسلہ میں حیدرآباد میں مقیم تھا یہ شخص قادیانیت سے متاثر ہوکر 1902 میں قصبہ سونگڑہ میں آگیا۔ یہ برادری کے اعتبار سے سید تھا اس لئے رفتہ رفتہ اسی کے ذریعہ سادات برادری میں قادیانیت پھیلتی گئی اور پھر سے اس نے ریاست کے دیگر حصوں میں اس نے اپنے بال و پر نکالنے شروع کر دیئے۔ اڑیسہ میں قادیانیت جس تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اور اس کے زہریلے اثرات عام ہورہے ہیں یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ریاست کے حالات اور ملت اسلامیہ کو درپیش مسائل و مشکلات کا تقاضا یہ ہے کہ تمام اہل حق اپنے تمام تر اختلافات برادری، مسلک زبان اور علاقائی اختلاف اور تعصب سے اوپر اٹھ کر پوری اجتماعی قوت اور ایمانی طاقت کے ساتھ اس فتنہ کی سرکوبی کی کوشش کریں۔ اس فتنہ کو کچلنے کے لئے پوری حکمت عملی اور سنجیدہ کوشش کی ضرورت ہے۔

۱۔ ائمہ مساجد نماز جمعہ سے قبل رد قادیانیت کے موضوع پر خطاب کریں۔ خاص طور پر عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت اس کا جزو ایمان ہونا نزول مسیح کی حقیقت اور مسیح موعود کے اوصاف، خروج مہدی کی حقیقت اور نشانیاں، قادیانیت کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا وغیرہ عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالیں تاکہ لوگ اس فتنہ کی حقیقت سے آشنا ہوکر اس سے دور رہیں۔

۲۔ علاقہ کے اہل بصیرت قادیانیت زدہ تمام ڈھائی سو مسلم مواضعات کا دورہ کریں اور لوگوں کو قادیانیت کی حقیقت اور اس کے مفاسد سے آگاہ کریں۔ ایسی آبادیوں میں مکاتب کا قیام اور تربیت یافتہ معلمین کا نظم کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ جہالت ولادینیت کا خاتمہ کیا جاسکے اور علم کی روشنی سے فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی ہوسکے اور یہ کام اڑیسہ ریاست کے باشندے ہی بہتر طور پر کرسکتے ہیں۔

۳۔ "اڑیا" زبان میں رد قادیانیت پر لٹریچر کی اشاعت کی جائے تاکہ گھر گھر تک اسے پہنچایا جاسکے۔

۴۔ باصلاحیت فضلاء کو دیہاتوں میں مامور کیا جائے تاکہ وہ لوگوں تک جاکر اس فتنہ کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ علماء وائمہ مساجد کا رد قادیانیت تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے اور تربیت کے بعد رد قادیانیت کے مشن پر مامور کیا جائے تاکہ وہ لوگوں کو اس فتنہ سے بچائیں اور اس فتنہ کے شکار افراد کو تائب کراکر حلقہ اسلام میں لوٹائیں۔ راشٹریہ سہارا دہلی 28 اکتوبر 2000، (مرسلہ: محمد ذاکر خان بمیالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور)

الیکٹرانکس / ڈش انٹینا ٹریننگ کلاسز

جملہ اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹرانکس / ڈش انٹینا، گھریلو الکٹریکل کام (Home Appliances) اور نئے ٹرانسفارمر (Transformers) کے بارہ میں ٹریننگ کلاس مورخہ ۱۵/ فروری ۲۰۰۱ء تا ۱۵/ اپریل ۲۰۰۱ء دو ماہ تک قادیان میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لینگے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت کی تصدیق کرکے ان کو اس کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوا سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہئے۔ گریجویٹ / B.Sc طلباء کو فوقیت دی جائے گی۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر کے ذمہ دار درخواست دہندگان ہی ہونگے۔ قیام وطعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا۔ البتہ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہش مند احمدی احباب داخلہ فارم کیلئے "نظارت اُمور عامہ" قادیان کو تحریر کریں۔ اوّل - دوئم آنے والے طلباء کو سمال انڈسٹری (Small Industries) کے سامان انعامات دیئے جائینگے۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب اس میں ذوق و شوق سے حصہ لیں۔ (ناظر امور عامہ)

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652 , 248-5222
رہائش- 243-0794 27-0471

ارشاد نبوی ؐ
خَیر الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ..... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے۔
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266